محکمہ داخلہ وقبائلی اُمور صوبہ خیبر پختونخوا

سوال نمبر 4253 محترمہ نگہت یاسمین صاحبہ رکن صوبائی اسمبلی، خیبر پختونخوا۔

سوال	جواب
کیاوزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ	بحوالہ مذکورہ سوال عرض ہے کہ
(ا) آیا یہ درست ہے کہ ضلع پشاور میں امن وامان کی صورت گھمبیر ہو چکی ہے؟	ا) جی نہیں! یہ درست نہیں ہے۔
(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع پشاور میں قتل وغارت، ڈکیتی، چوری، اغواء برائے تاوان، خواتین کو ہراساں کرنا اور گاڑیاں چوری ہونا معمول بن چکا ہے؟ (ج) اگر (ا) تا (ب) جوابات اثبات میں ہو تو یکم جنوری 2018ء سے 20 فروری 2019ء تک کل کتنی وارداتیں ہوئی ہیں۔ علیحدہ علیحدہ تفصیل فراہم کی جائے۔	ب) یہ بھی مکمل درست نہیں ہے تاہم کچھ واقعات رونما ہو چکے ہیں جن کی تفصیل ذیل ہے۔ **2018**:۔ سال 2018ء میں ضلع پشاور میں قتل کے 387 مقدمات مختلف وجوہات کے بناء پر وقوع پذیر ہوئے۔ ان مقدمات میں ضلعی پولیس پشاور نے ملوث 900 ملزمان میں سے 750 ملزمان گرفتار کرکے چالان عدالت کیے ہیں جبکہ اغواء برائے تاوان کا صرف ایک مقدمہ درج ہو کر مغوی بازیافتہ ہو کر ملزمان گرفتار کرکے چالان عدالت کیے گئے۔ اسی طرح 725 مقدمات برخلاف مال کے درج رجسٹر ہو چکے ہیں۔ جن میں قریباً 30 کروڑ روپے مالیت کی اشیاء ونقدی چوری ہو چکے ہیں۔ مذکورہ مقدمات میں بھی قریباً 17 کروڑ روپے مالیتی اشیاء ونقدی برآمد ہو چکی ہیں نیز 1060 ملزمان کو گرفتار کرکے چالان عدالت کیے گئے ہیں۔ **2019**:۔ سال 2019ء میں قتل کے 51 مقدمات مختلف وجوہات کے بناء پر وقوع پذیر ہوئے۔ ان مقدمات میں ملوث 170 ملزمان میں سے 110 کو گرفتار کرکے چالان عدالت کیے ہیں جبکہ اغواء برائے تاوان کوئی مقدمہ درج رجسٹرڈ نہیں ہوا ہے۔ البتہ 82 مقدمات برخلاف مال کے درج رجسٹر ہو چکے ہیں۔ جن میں قریباً ڈیڑھ کروڑ روپے کے مالیتی اشیاء ونقدی چوری ہو چکے ہیں۔ مذکورہ مقدمات میں قریباً ایک کروڑ روپے مالیتی اشیاء و نقدی کی برآمدگی ہو چکی ہیں اور 180 ملزمان کو گرفتار کرکے چالان عدالت کیے گئے ہیں۔ باقی ماندہ مقدمات میں برآمدگی اور ملزمان کی گرفتار کے لئے متعلقہ ایس ڈی پی اوز، ایس ایچ اوز اور انوسٹی گیشن افسران کو ضروری ہدایات دیے گئے ہیں۔ نیز ایسے مقدمات کی روک تھام کے لئے ضلعی پولیس پشاور اپنے تمام تر وسائل بروئے کار لا رہی ہے۔